السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد اسماعیل صاحب کراچی سے لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک خدمت کمیٹی تشکیل دی ہے جس کا کام صاحب حیثیت افراد سے زکوۃ وصول کر کے مستحق افراد تک پہنچانا ہے، نیز اس جمع شدہ زکوۃ سے مستحقین کا علاج و معالجہ بھی کیا ہے اور ان کے بچوں کے لیے ماہانہ وظائف اور بچیوں کی شادی وغیرہ کے اخراجات بھی برداشت کیے جاتے ہیں، مجھے مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ زکوۃ کی رقم کب تک رکھ سکتے ہیں؟ کیا جس سال کی زکوۃ ہو اسی سال خرچ کرنا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

واضح رہے کہ خدمت کمیٹی کی حیثیت بیت المال کی طرح ہے، یعنی مال زکوۃ ان کے پاس بطور امانت ہے، کوشش کرنا چاہیے کہ یہ امانت حقداروں تک جلد پہنچ جائے دانستہ دیر کرنا درست نہیں، ہاں اگر معقول وجہ سے مال زکوۃ سال سے پہلے پہلے ختم نہیں ہوتا تو اس میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں، البتہ صاحب نصاب کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر سال زکوۃ دیتا رہے، اسے بھی مستحقین نہ مل سکیں تو ایک سال کی زکوۃ دوسرے سال میں جمع کر سکتا ہے مگر ایسا کم ہوتا ہے لیکن خدمت کمیٹی نے ایک نظم کے تحت کام چلانا ہوتا ہے، اس لیے کسی وجہ سے اگر ایک سال کی کچھ زکوۃ بچ جائے تو اسے دوسرے سال کی زکوۃ کے ساتھ جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 184